سبق نمبر: 9

بھیڑیا

● مصنف : فاروق سرور ● صنف : نثر ● ماخذ : ندی کی پیاس

ابتدائی حالات زندگی:

خطہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے نام ور صحافی، افسانہ نگار اور قانون دان فاروق سرور ۱۹۶۲ء کو کوئٹہ میں پیدا ہوئے۔ کوئٹہ ہی سے انگریزی زبان و ادب میں ایم اے کیا اور قانون کی ڈگری حاصل کی۔ عملی زندگی کا آغاز صحافت سے کیا۔ اب بھی روزنامہ جنگ سمیت متعدد اخبارات میں کالم نگاری بھی کرتے ہیں۔ متعدد کتابیں زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں۔ اُردو کے علاوہ پشتو زبان میں بھی لکھتے ہیں۔

علمی و ادبی خدمات:

انگریزی اُردو میں اخبارات میں ان کے کالم مختلف موضوعات پر چھپتے رہتے ہیں۔ ۲۰۲۱ء سے حکومت بلوچستان کے ساتھ سرکاری وکیل (اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل) کے طور پر وابستہ ہیں۔ پاکستان ٹیلی ویژن اور ریڈیو پاکستان کے ساتھ بطور کمپیئر، اداکار، مصنف، ڈراما نگار اور پروڈیوسر خدمات سر انجام دے چکے ہیں۔

تصانیف:

آپ کی پندرہ کتابوں میں سے تین پشتو زبان میں ہیں۔ پشتو افسانوں کا ایک مجموعہ "ندی کی پیاس" اردو ترجمے کی صورت میں بھی شائع ہوا جسے بہت پذیرائی ملی۔ بلوچستان ٹائمز"، روزنامہ "جنگ" اور روزنامہ " باخبر" کوئٹہ میں انگریزی اردو کالم لکھتے رہے ہیں۔ فاروق سرور کے افسانوں میں علامتی رنگ غالب ہے۔ ماحول کا جبر اور اندر کا خوف ان کے افسانوں میں اپنے ایک خاص معروض کی عکاسی کرتا ہے۔ حکومت بلوچستان کی طرف سے تین بار آپ کی تصنیف کو بہترین کتاب " کے اعزاز سے نوازا گیا۔ "ساگوان، ناول لکھنے پر اکادمی ادبیات اسلام آباد کی جانب سے خوش حال خان خٹک ایوارڈ بھی ملا۔ ۲۰۱۸ء میں اپنی علمی ادبی خدمات کی بنا پر صدارتی ایوارڈ، پرائڈ آف پرفارمنس حاصل کیا۔ ان کے علاوہ بھی مختلف اداروں نے متعدد ایوارڈ سے نوازا ہے۔ آپ کی کتابوں میں دریا، دف، لیوا، بھیڑیا، ندی کی پیاس، سکاروائی، ادب سیر، ساگوان اور مجرم کے علاوہ دیگر تصانیف شامل ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مسکن	رہائش	بے جا	بے کار، فضول
اسٹیریو سپیکرز	برقی قوت کے ذریعے آواز پھیلانے والا آلہ	تقاضا	طلب کرنا، مانگنا
سنسنی	کانپنا	گھپ اندھیرا	سخت اندھیرا
اذیت	تکلیف	انگ	جسم کا حصہ
چابک	تازیانہ	جبر	ظلم
اکتاہٹ	بے چینی	جنون	پاگل پن
موٹا تنا	درخت کا موٹا لٹھ	باولا پن	پاگل، جنون
بیش تر	بہت زیادہ	آگ بگولا	شدید غصہ
کوسنا	برا بھلا کہنا	وحشی	جنگلی، بد تہذیب
کم بخت	بد نصیب	بے سود	بے کار
الوداعی	رخصت کے وقت، الوداع ہونا	ماؤف	سوچنے سمجھنے کے قابل نہ ہونا۔
جلاد	پھانسی دینے والا	رقص	ناچنا

سبق کا خلاصہ:

سبق کا عنوان: بھیڑیا

مصنف کا نام: فاروق سرور

خلاصہ:

درخت کے اوپر پناہ لینے کی وجہ سے میں بیزار ہو چکا ہوں۔ اب میں چاہتا ہوں نیچے اتروں لیکن نیچے کھڑے بھیڑیے کی طرف سے میں خوف زدہ ہوں۔ کیوں کہ نیچے کھڑا بھیڑیا مجھ پر جھپٹنے کے انتظار میں ہے۔ جہاں میرا بسیرا ہے وہ ایک جادوئی درخت ہے۔ جس خواہش کے بارے میں سوچتا ہوں وہ خواہش پوری ہو جاتی ہے میرے پاس ایک نرم گرم بستر، ٹی وی، اسٹیریو سپیکرز جو دنیا کے ہر سٹیشن دکھا سکتے ہیں۔ لیکن جو چیز مجھے تڑپا رہی ہے وہ ہے آزادی۔ آزادی قربانی مانگتی ہے۔ بھیڑیے سے لڑائی ہمت چاہتی ہے۔ لیکن میں بھیڑیے کی دہشت کو دیکھتا ہوں تو میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ درخت کی صورت میں میرے پاس پناہ موجود ہے، اور میں ہلاکت سے محفوظ ہوں۔ دن مصروفیت کی وجہ سے ٹھیک گزرتا ہے لیکن جیسی رات ہوتی تو خوفناک خوابوں کی وجہ سے قیامت سے گزر جاتی جسم ایسے دکھتا گویا کسی نے بہت زیادہ مارا ہو۔ بھیڑیا پہلے سے زیادہ طاقتور ہو رہا ہے ایک صبح جب میری آنکھ کھلتی ہے تو پتوں میں کسی کی موجودگی سے خوفزدہ ہوا کہ شاید بھیڑیا مجھے پکڑنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ لیکن دیکھنے پر معلوم ہوا کہ میری طرح ایک انسان اس درخت پر پناہ لے چکا ہے اور اس کا بھیڑیا نیچے کھڑا غرّا رہا ہے۔ ہم دونوں اپنے بھیڑیوں کی وجہ سے خوفزدہ ہیں۔ درخت میں ہر طرح کے آسائش کے باوجود جبر اور اکتاہٹ کا احساس، تکلیف دیتا ہے۔ رات کو نیند نہیں آتی۔ کمبخت بھیڑیا خوابوں میں بھی آ کے سونے نہیں دیتے۔ بھیڑیے اکثر خاموش لیٹے رہتے۔ لیکن کبھی کبھی ان پر جنون سوار ہوتا تو اپنے پنجے درخت پر گاڑتے اور غصے سے غرّاتے ہیں۔ لیکن ایک بات عجیب تھی کہ ہم دونوں کی بھڑیے ایک دوسرے سے لاتعلق تھے۔ اور یہ بات ہمیں حیران کرتی تھی ایک دن ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم نیچے اتر کر بھیڑیے کا مقابلہ کریں گے، ورنہ زندگی اسی درخت پر عذاب میں گزرے گی۔ میں تو بزدلی کی وجہ سے نہ کود پایا۔ لیکن میرا دوست نیچے اتر گیا اور آزاد ہو گیا۔ اس کا بھیڑیا اس کی طرف لپکا لیکن اس سے پیشتر کی بھیڑیا میرے ساتھی کو نقصان پہنچاتا۔ میرے ساتھی نے ایک چھوٹی سی شاخ سے بھڑیے کو مار ڈالا۔ میرا ساتھی آزاد ہے۔ میرا بھیڑیا پہلے سے خوفناک ہو چکا ہے اور مسلسل درخت سے ٹکرا رہا ہے اور مجھے خوف لاحق ہے کہ درخت ٹوٹے گا اور میں اس کا شکار بن جاؤں گا۔ میرا ساتھی مجھے آوازیں دیتا ہے کہ تم نیچے اترو یہ بھیڑیا تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اچانک درخت مسلسل چھوٹا ہوتا چلا جا رہا ہے اور بھیڑیا بڑا ہو رہا ہے۔ میں خوف سے اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہوں۔ اور مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میری موت میرے سامنے ہے جیسا کہ پھانسی گھاٹ پر مجرم انتظار کرتا ہے کہ جلاد کب لیور کھینچے گا اور مجرم مر جائے گا۔ میرا ساتھی مجھے مسلسل آوازیں دے رہا ہے کہ تم اس کا مقابلہ کرو، نیچے اترو تم اس سے زیادہ طاقتور ہو بالاخر میں ہمت کرتا ہوں، درخت سے نیچے اترتا ہوں اور ایک پتلی اور نازک سی شاخ سے بھیڑیے کو مار ڈالتا ہوں۔ اب میں آزاد ہوں اس آزادی کے احساس کی وجہ سے میں رقص کرتا ہوں۔ کچھ دیر بعد جب میرا جوش کم ہوتا ہے تو میں دیکھتا ہوں کہ وہاں پہ بے شمار درخت ہیں اور ہر درخت پر کسی نہ کسی نے شخص پناہ لے رکھی ہے۔ اور اس کا بھیڑیا نیچے کھڑا غرّا رہا ہے میں ان کی معصومیت پر سادگی پر ہنستا کہ یہ ناحق بھیڑیوں سے خوفزدہ ہیں۔ میرا ذہن اب بالکل ماؤف ہے۔ میری آنکھیں بند ہیں اور میں پھانسی چڑھنے والے اس مجرم کی طرح موت کو خوش آمدید کہہ رہا ہوں جس کی گردن میں رسی کا پھندا ڈالا جا چکا ہے اور جو اب اس انتظار میں ہے کہ جلّاد کب لیور کھینچے گا۔ میں اس وقت اگر کوئی آوازیں سن رہا ہوں تو وہ صرف میرے ساتھی کی ہیں۔ جو نیچے سے دے رہا ہے کہ خدارا نیچے اترو۔ تم بھیڑیے سے زیادہ طاقتور ہو۔ بھیڑیا یونہی ایک خوف ہے۔ روئی کا ایک پہاڑ ہے جسے تم ایک ہی ٹھوکر سے اپنے راستے سے ہٹا سکتے ہو۔

بالآخر میں ہمت کرتا ہوں اور درخت سے نیچے کودتا ہوں۔ میرا بھیڑیا یونہی اپنے سامنے پاتا ہے۔ مجھ پر حملہ کر دیتا ہے لیکن بیشتر اس کے کہ وہ مجھے ہلاک کر دے میں اسے ایک اس پتلی اور نازک سی شاخ سے مارتا ہوں جو میں نے درخت سے توڑی ہوتی ہے ہاتھی جیسا بڑا بھیڑیا دھڑام سے نیچے گرتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے مر جاتا ہے۔

اب میں آزاد ہوں۔ کتنی حسین ہے آزادی کتنا خوبصورت ہے اس کا احساس۔ میں خوشی سے چیخ اٹھتا ہوں رقص کرتا ہوں۔ دیوانوں کی طرح اچھلتا ہوں۔

کچھ دیر کے بعد جب میرا جوش کچھ کم ہو جاتا ہے تو اپنے ساتھی کی طرف دیکھتا ہوں تاکہ اس کا شکریہ ادا کروں لیکن میرا ساتھی اپنی جگہ موجود نہیں ہوتا۔ میں جب اردگرد دیکھتا ہوں تو حیران رہ جاتا ہوں۔ میرے چاروں طرف بے شمار درخت ہیں۔ ہر درخت میں کسی نہ کسی شخص نے پناہ لے رکھی ہے اور اس کا بھیڑیا کھڑا غرا رہا ہے۔

اب میں زور زور سے ہنستا ہوں۔ قہقہے لگاتا ہوں اور ان سادہ اور معصوم لوگوں کی طرف بڑھتا ہوں جو ناحق اپنے بھیڑیوں سے خوف زدہ ہیں۔

اقتباسات کی تشریح

(ا)

نثر پارہ:

مایوسی کے اس گھپ اندھیرے میں کبھی کبھار۔۔ جیسے کسی نے چابک سے مجھے سخت مارا ہو۔

حوالہ متن:

سبق کا عنوان: بھیڑیا

مصنف کا نام: فاروق سرور

ماخذ: ندی کی پیاس

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

الفاظ	معانی
گھپ اندھیرے	شدید اندھیرا
مصروفیت	محویت، کسی کام میں لگے ہونا
اذیّت	تکلیف، کرب
چابک	تازیانہ، ہنٹر

تشریح:۔

تشریح طلب اقتباس سبق کے آغاز سے لیا گیا ہے۔ اس سبق کے مصنف فاروق سرور صاحب ہیں جن کے افسانوں میں علامتی رنگ غالب ہوتا ہے۔ وہ ایک مترجم کی حیثیت سے اردو ادب میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ اس افسانے میں انھوں نے دراصل انسانی خوف کا ذکر کیا ہے جو انسان خود بخود پال لیتا ہے۔ ایک درخت پر ایک شخص کھڑا ہے اور اس کو لگتا ہے کہ نیچے بھیڑیا کھڑا ہوا ہے اور میں جیسے ہی نیچے اتروں گا یہ بھیڑیا مجھے کھا جائے گا۔ جب درخت سے نیچے اترنے کی کوشش کرتا ہے تو بھیڑیا اس پر حملہ آور ہوتا ہے۔ بلکہ اس کو یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ بھیڑیا آہستہ آہستہ بڑا ہو جائے گا اور مجھے پکڑ لے گا یا درخت پر چڑھ جائے گا۔ اسی اثناء میں دوسرے درخت پر اس نے دیکھا ایک شخص آ گیا اسی طرح اس کے درخت کے نیچے بھیڑیا کھڑا ہوتا ہے۔ لیکن وہ شخص اپنی دلیری کی بدولت بھیڑیے سے مقابلہ کرتا ہے اور اس کو مار کر وہاں اس خوف سے اور اس درخت سے آزادی حاصل کر لیتا ہے۔ اور یہ پہلے والا شخص بھی جب ایک دفعہ اپنا جی کڑا کر کے درخت سے چھٹکارا حاصل کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو یہ بھی بھیڑیے کو مارنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ دراصل اس افسانے میں نے یہی بیان کیا ہوا ہے۔ کہ انسان دراصل اپنے اس طرح کے خوف میں شکار ہے جو کہ خوف دراصل خوف ہوتا نہیں ہے۔ ہم اس کو سر پہ سوار کر لیتے ہیں۔

تشریح طلب اقتباس میں مصنف بیان کرتے ہیں کہ یہ مایوسی کا وقت ہے۔ میں گھپ اندھیرے میں ہوں، درخت پر ہوں اور نیچے بھیڑیا کھڑا میرا انتظار کر رہا ہے، کہ اب میں نیچے اتروں تو مجھے چیر پھاڑ جائے۔ لیکن اس بات پر بہت خوش ہوتا ہوں کہ درخت کافی اونچا ہے، اور میں اس پر بہت اچھی طرح محفوظ ہوں۔ درخت پر بھیڑیا نہیں چڑھ سکتا اور میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ دن کے وقت تو یہ کیفیت ٹھیک رہتی ہے۔ لیکن کوئی نہ کوئی مصروفیت بھی نکل آتی تھی۔ جوں ہی رات کا وقت ہوتا ہے مجھے ایک عجیب سی تکلیف، کرب اور مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے میں اگر سوتا ہوں تو مجھے خوفناک قسم کے خواب ڈراتے ہیں۔ مجھے لگتا ہے شاید بھیڑیا مجھ پر جھپٹ پڑا ہے۔ مجھے گھسیٹ کر نیچے لے گیا ہے، مجھے اس نے چیر پھاڑ ڈالا ہے۔ ایک قیامت ہے جو مجھ پر گزر رہی ہے تمام جسم تھکا ہوا ہے اور میرے جسم کا ایک ایک عضو بہت بری طرح دکھ رہا ہے جیسے مجھے کسی نے تازیانے سے بہت بری طرح مارا ہو لیکن حقیقت میں ایسا کچھ بھی نہیں۔

(۲)

نثر پارہ:

میرا ذہن اب بالکل ماؤف ہے۔۔۔ ٹھوکر سے اپنے راستے سے ہٹا سکتے ہو۔

حوالہ متن:

سبق کا عنوان: بھیڑیا

مصنف کا نام : فاروق سرور

ماخذ: ندی کی پیاس

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

الفاظ	معانی
ماؤف	سوچنے سمجھنے کے قابل نہ ہونا۔۔
خوش آمدید	کسی کی آمد پر مسرت کا اظہار کرنا
جلاد	پھانسی دینے والا
رائی کا پہاڑ	معمولی سی بات، کام

تشریح:۔

تشریح طلب اقتباس سبق کے تقریباً اختتام سے لیا گیا ہے۔ اس سبق کے مصنف فاروق سرور صاحب ہیں جن کے افسانوں میں علامتی رنگ غالب ہوتا ہے۔ وہ ایک مترجم کی حیثیت سے اردو ادب میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ اس افسانے میں انہوں نے دراصل انسانی خوف کا ذکر کیا ہے جو انسان خود بخود پال لیتا ہے۔ ایک درخت پر ایک شخص کھڑا ہے اور اس کو لگتا ہے کہ نیچے بھیڑیا کھڑا ہوا ہے اور میں جیسے ہی نیچے اتروں گا یہ بھیڑیا مجھے کھا جائے گا۔ جب درخت سے نیچے اترنے کی کوشش کرتا ہے تو بھیڑیا اس پر حملہ آور ہوتا ہے۔ بلکہ اس کو یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ بھیڑیا آہستہ آہستہ بڑا ہو جائے گا اور مجھے پکڑ لے گا یا درخت پر چڑھ جائے گا۔ اسی اثناء میں دوسرے درخت پر اس نے دیکھا ایک شخص آگیا اسی طرح اور اس کے درخت کے نیچے بھیڑیا کھڑا ہوتا ہے۔ لیکن وہ شخص اپنی دلیری کی بدولت بھیڑی سے مقابلہ کرتا ہے اور اس کو مار کر وہاں اس خوف سے اور اس درخت سے آزادی حاصل کر لیتا ہے۔ اور یہ پہلے والا شخص بھی جب ایک دفعہ اپنا جی کڑا کر کے درخت سے چھٹکارا حاصل کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو یہ بھی بھیڑیے کو مارنے ح میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ دراصل اس افسانے میں نے یہی بیان کیا ہوا ہے۔ کہ انسان دراصل اپنے اس طرح کے خوف میں شکار ہے جو کہ خوف دراصل خوف ہوتا نہیں ہے۔ ہم اس کو سر پہ سوار کر لیتے ہیں۔

تشریح طلب متن میں مصنف بیان کرتے ہیں کہ جو دوسرے درخت پہ میرا ساتھی تھا۔ وہ بھیڑیے سے آزادی حاصل کر چکا ہے۔ وہ اس کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔ اس کو اس بات کی طرف دعوت دے رہا ہے کہ وہ بھی اپنے خوف کو پس پشت ڈال کر درخت سے نیچے اترے۔ بھیڑے سے مقابلہ کرے۔ میرا دماغ بالکل سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں سے بے نیاز ہو چکا ہے، بالکل بند ہو چکا ہے۔ میری آنکھیں بند ہیں اور میری حالت اس وقت ایسی ہے کہ میں ایک ایسا شخص جس کو پھانسی پر چڑھایا جانا ہے اور موت اس کو خوش آمدید کہہ رہی ہے، اور اس کی گردن میں رسی کا پھندہ ڈالا جا چکا ہے اور کسی بھی وقت جلاد پھانسی گھاٹ کا لیور کھینچے گا اور میری لاش لٹک جائے گی۔ میں شدید بے چینی، اضطراب اور خوف کا شکار ہوں۔ میں اس وقت تک کوئی آوازیں سن رہا ہوں تو وہ صرف اور صرف میرے ساتھی کی آوازیں ہیں جو میری حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔ جو مجھے اس بات کی ترغیب دے رہے ہے کہ بھائی نیچے اترو۔ خدا کے لئے نیچے اترو۔ اگر تم نیچے نہیں اترو گے تو میں ساری زندگی کے لیے اس درخت پر ہی رہنا پڑے گا۔ مجھے وہ دلیری اور حمیت سکھانا چاہ رہا ہے کہ تم اس بھیڑے سے زیادہ طاقتور ہو بھیڑیا یوں ہی ایک خوف ہے جیسے روئی کا پہاڑ ہوتا ہے جیسے ہی اس پہ پانی ڈالے بہہ جاتا ہے اس طرح تم اگر ایک ٹھوکر مارو گے تو یہ تمھارے راستے سے ہٹ جائے گا، ہمت کرو اور نیچے آؤ، بالآخر ہمت کرتا ہوں اور میں اس بھیڑیے کے خوف سے نجات حاصل کر لیتا ہوں۔

(۳)

نثر پارہ:

کتنی حسین ہے آزادی۔-----------۔ بھیڑیا کھڑا غرّا رہا ہے۔

حوالہ متن:

سبق کا عنوان: بھیڑیا

مصنف کا نام : فاروق سرور

ماخذ: ندی کی پیاس

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

الفاظ	معانی
آزادی	رہائی، چھٹکارا، خود مختاری
رقص	جھومنا، ناچنا
ارد گرد	آس پاس، قریب
غرارہا	درندے کی غصیلی آواز

تشریح:۔

تشریح طلب نثر پارہ سبق کے آخر سے لیا گیا ہے۔ اس سے کہ مصنف فاروق سرور صاحب ہیں جن کا شمار اردو کے بہترین افسانہ نگاروں اور مترجم کے طور پہ ہوتا ہے۔ بھیڑیا دراصل علامتی افسانہ ہے جس میں انسانی جذبات کا یہ کمال اظہار ہوتا ہے۔ اس افسانے میں ایک انسان ایک درخت پر پناہ لیتا ہے۔ اور اس کے نیچے بھیڑا کھڑا غرا رہا ہوتا ہے۔ اس سے آزادی حاصل کرنا چاہتا ہے لیکن خوفزدہ ہے کہ کہیں بھیڑیے کے ہاتھوں مارا نہ جائے۔ کچھ عرصے بعد اس کے ساتھ والے درخت پہ ایک انسان اور بھیڑیے کے خوف سے پناہ لیتا ہے۔ وہ بھی اپنے نیچے کھڑے بھیڑیے سے خوفزدہ ہے۔ ایک دن وہ شخص نیچے جا کر بھیڑیے سے مقابلہ کرتا ہے۔ بھیڑیے کا۔ مقابلہ کرتا ہے اسے چھوٹی سی شاخ سے مار ڈالتا ہے، اور آزادی حاصل کر لیتا ہے۔ پھر وہ مجھے اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ میں بھی نیچے اتروں بھیڑیے کا مقابلہ کروں اور آزادی جیسی نعمت حاصل کر لوں۔ اپنے ساتھی کے آمادہ کرنے پر میں نیچے اترنے کا فیصلہ کرتا ہوں اور بھیڑیے کو چھوٹی سی شاخ سے مارتا ہوں تو بھیڑیا مر جاتا ہے۔ دراصل یہاں پہ بھیڑیا خوف کی علامت ہے اور درخت انسان کی زندگی کی علامت ہے۔ جس خوف سے انسان نکلنے کو تیار نہیں ہوتا۔ مصنف نے اس کے ذریعے یہی پیغام دیا ہے کہ اگر ہم آگے بڑھنا چاہتے ہیں، اگر اپنے مستقبل کا خوف، بھوک کا خوف، کسی بھی قسم کے خوف پر اگر قابو پانا چاہتے ہیں تو ہم اس کا سامنا کرنا ہوگا۔ مصنف اس نثر پارے میں بیان کرتے ہیں جب میں نے آزادی حاصل کر لی۔ تو آزادی کے احساس کو بیان کرتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ آزادی بہت خوبصورت ہے۔ خود مختاری اور بااختیاری کے احساس بہت ہی خوبصورت ہوتا ہے۔ میں خوشی سے چیختا ہوں جھومتے ہوئے رقص کرتا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد جب اس کا ہوش بحال ہوتا ہے اس کا جوش کم ہوتا ہے تو وہ اپنے اس ساتھی کے بارے میں سوچتا ہے جو اس کے ساتھ ہی درخت پر قید تھا اور اپنی بھیڑیے سے خوفزدہ تھا۔ اور اس بات پر اس کا شکریہ ادا کروں کہ اس کی آمادہ کرنے اور اس کی تحریک پر اس نے بھیڑیے کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور بھیڑیے کو مار گرایا لیکن کو ارد گرد کہیں بھی اس کا ساتھی نظر نہیں آتا۔ پھر وہ جب اپنے قریب آس پاس کے حالات کا جائزہ لیتا ہے۔ تو حیران رہ جاتا ہے۔ اس کے چاروں طرف بے شمار درخت موجود ہیں اور عجیب بات جس طرح اس شخص نے پہلے درخت پر پناہ لے رکھی تھی اور نیچے اس کا خوف یعنی کہ بھڑیا کھڑا غرا رہا تھا ہر درخت پر کسی نہ کسی شخص نے پناہ لے رکھی تھی اور اپنی بھیڑیے سے خوفزدہ تھر تھر کانپ رہے ہیں۔ اب یہ زور زور سے ہنستا ہے۔ ان معصوم لوگوں پر مسکراتا ہے جو اس بھیڑیے سے خوفزدہ ہیں پھر یہ ان کی طرف بڑھتا ہے تا کہ ان کو سمجھا سکے اس بات میں آمادہ کر سکے کہ نیچے اترو اس خوف کا مقابلہ کرو اور اپنی آزادی حاصل کر لو۔

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: سبق "بھیڑیا" کے متن کے حوالے سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

83. **ہم دونوں کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اکثر اپنی جگہ خاموش بیٹھے رہتے ہیں۔**

(A) اژدہے (B) مینڈھے (C) بھیڑیے (D) چیتے

84. **ایک دن کافی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے بعد ہم دونوں یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ ہم دونوں نیچے اتریں گے۔**

(A) سمجھ بوجھ (B) تردد (C) غور و فکر (D) سوچ بچار

85. **۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جیسا بڑا بھیڑیا دھڑام سے نیچے گرتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے مر جاتا ہے۔**

(A) گھوڑے (B) ہاتھی (C) شیر (D) چیتے

86. **میرا ساتھی بھیڑیے کو ماتا ہے:**

(A) بندوق سے (B) چھوٹی سی شاخ سے (C) تیر کمان سے (D) لاٹھی سے

87. **میرے ساتھی نے آزادی حاصل کر لی اپنی:**

(A) بہادی سے (B) عقل مندی سے (C) جرأت و ہمّت سے (D) مستقل مزاجی سے

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	2	3	4	5
C	D	C	B	A

سوال نمبر2: سبق "بھیڑیا" کے متن کے مطابق دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) درختوں کے نیچے کھڑے کیا غرّا رہے تھے؟

جواب: **غرّاہٹ کی وجہ**

درختوں کے نیچے بھیڑیے کھڑے غرّا رہے ہیں۔ درختوں پہ ان بھیڑیوں سے خوفزدہ انسانوں نے پناہ لے رکھی ہے۔

(ب) اس کہانی میں بلند درخت کس بات کی علامت ہے؟

جواب: **علامت**

اس افسانے میں بلند درخت انسانی زندگی، غلامی اور اس حصار کی علامت ہے جس میں انسان ساری زندگی گزار دیتا ہے۔

(ج) جب گھنے درختوں میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے تو مصنف کو کیا پتا چلتا ہے؟

جواب: **ساتھی**

جب مصنف کو درخت گھنے پتوں میں کسی اور کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے تو اس کو اندازہ ہوتا ہے کہ شاید بھیڑیا اپنی کوشش میں کامیاب ہو گیا ہے۔ پھر میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب مجھے پتہ چلتا ہے کہ میری ہی جیسا ایک اور شخص پریشان اور گھبرایا ہوا ہے۔ جس نے بھیڑیے کے خوف سے پناہ لے رکھی ہے۔

(د) اس کہانی میں "بھیڑیا" کس بات کی علامت ہے؟

جواب: **خوف کی علامت**

اس کہانی میں بھیڑیا خود ساختہ گھٹن اور خوف کی علامت ہے۔ جو انسان اپنے اوپر طاری کر لیتا ہے حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہوتی ہے۔

(ہ) "میرا ساتھی" اپنے بھیڑیے کو کس چیز سے ہلاک کرتا ہے؟

جواب: **چھوٹی سی شاخ**

میرا ساتھی بھیڑیے کو چھوٹی سی شاخ سے مارتا ہے تو بھیڑیا ہلاک ہو جاتا ہے۔

اضافی سوالات

(و) ادبی خدمات کی بدولت فاروق سرور کن کن اعزازات سے نوازے جا چکے ہیں؟

جواب: **اعزازات**

فاروق سرور کی ادبی خدمات کی بدولت حکومت بلوچستان کی طرف سے بہترین کتاب کا انعام، حکومت پاکستان کی طرف سے پرائڈ آف پرفارمنس اور اکیڈمی ادوبیات اسلام آباد کی جانب سے خوشحال خاں خٹک ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں۔

(ک) سبق بھیڑیا کس بات کی علامت ہے اور اس میں کس طرح کے جذبات کا اظہار ہوتا ہے؟

جواب: **علامت اور اظہار**

سبق بھیڑیا ایک علامتی افسانہ ہے۔ جس میں انسانی جذبات کا بہ کمال اظہار موجود ہے کہ جب انسان خود ساختہ خوف میں گرفتار ہو جاتا ہے تو جب تک وہ خود نہ چاہے اس خوف سے آزاد نہیں ہو سکتا۔

(گ) فاروق سرور کی تصانیف کے نام تحریر کریں۔

جواب: **تصانیف**

فاروق سرور کی تصانیف میں ندی کی پیاس، دریا، لیوہ، سکاروائی، ادب سر، ساگوان، اور مجرم شامل ہیں

سوال نمبر3: سبق "بھیڑیا" کے متن کو مدنظر رکھ کر درست بیان کے آگے (✓) اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

(الف) جب میں ارد گرد دیکھتا ہوں، میرے چاروں طرف بے شمار پودے ہیں۔ ✗

(ب) میں بھیڑیے سے خوف زدہ ہوں اور وہ مجھ سے زیادہ طاقت ور ہے۔ ✓

(ج) اگر یہ درخت مجھے پناہ نہ دیتا تو بھیڑیا کب کا مجھے ہلاک کر چکا ہوتا۔ ✓

(د) جوں ہی رات ہوتی ہے، ایک عجیب سی راحت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ✗

(ہ) اس اجنبی نے درخت پر ایک اور شیر کے خوف سے پناہ لے رکھی ہے۔ ✗

سوال نمبر4: درج ذیل جملوں میں سے حرفِ تحسین، حرفِ نفرین، حرفِ ندا، حرفِ انبساط، حرفِ تاسف اور حرفِ تاکید کی نشان دہی کیجیے۔

(الف) سبحان اللہ! کیا خوب صورت وادی ہے۔

(ب) توبہ توبہ! یہ تو عذابِ الٰہی ہے۔

(ج) اجی حضرت! میری بات بھی سن لیں۔

(د) ماشاء اللہ! کیا زبردست گھر بنایا ہے۔

(و) افسوس صد افسوس! میر ٹانگ ٹوٹ گئی۔

(ہ) مجھے اس چیز کی مطلق کوئی ضرورت نہیں۔

جواب:

حروف کی نشاندہی

(الف)	سبحان اللہ! کیا خوب صورت وادی ہے۔	سبحان اللہ	حرفِ تحسین
(ب)	توبہ توبہ! یہ تو عذابِ الٰہی ہے۔	توبہ توبہ	حرفِ نفرین
(ج)	اجی حضرت! میری بات بھی سن لیں۔	اجی	حرفِ ندا
(د)	ماشاء اللہ! کیا زبردست گھر بنایا ہے۔	ماشاء اللہ	حرفِ انبساط
(و)	افسوس صد افسوس! میر ٹانگ ٹوٹ گئی۔	افسوس صد افسوس	حرفِ تاسف
(ہ)	مجھے اس چیز کی مطلق کوئی ضرورت نہیں۔	مطلق	حرفِ تاکید

سوال نمبر5 : اَعراب کی مدد سے دُرست تلفُّظ واضح کریں۔

آسائش، مجرم، بے سود، غرانا

جواب:

تلفظ کی وضاحت

آسَائِش، مُجرِم، بےِ سُود، غُرَّانا

سوال نمبر6: ان الفاظ کے مترادف لکھیں۔

اذیّت، درخت، خواہش، ہلاک کرنا، جرأت، چابک، خوف زدہ، خاموش، غصّہ، خوفناک

جواب:

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
اذیّت	تکلیف	درخت	شجر
خواہش	تمنا	ہلاک کرنا	مار ڈالنا
جرأت	ہمت	چابک	ہنٹر
خوف زدہ	وحشت زدہ	خاموش	پر سکون
غصّہ	جھنجھلاہٹ	خوف ناک	وحشت ناک

سوال نمبر7: ان الفاظ کے متضاد لکھیں۔

اترنا، کم بخت، آزادی، طاقت ور، اونچا، حاضر، عالم، آسان، زندگی، تھوڑا

جواب:

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
اترنا	چڑھنا	کم بخت	خوش بخت
آزادی	غلامی	طاقت ور	کمزور
اونچا	پست	حاضر	غائب
عالم	جاہل	آسان	مشکل
زندگی	موت	تھوڑا	زیادہ

سوال نمبر8: درج ذیل انگریزی اقتباس کے اصل معانی و مفہوم اور مقاصد کو برقرار رکھتے ہوئے اُردو میں ترجمہ کریں۔

Wolves are found in a variety of habitats, ranging from the frozen Arctic regions to the dense forests of North America, and even into deserts and grasslands. They are highly adaptable animals, able to survive in diverse climates zones, in their natural habitat, wolves play a critical role as apex predators. Despite their critical ecological role, wolves face numerous threats from human activities, including habitat destruction, hunting, and conflicts with livestock farming. Conservation efforts are essential to protect these magnificent creatures and ensure that they continue to roam the wild landscapes they call home.

جواب:

ترجمہ

بھاری برفیلے قطبی خطوں سے لے کر شمالی امریکہ کے گھنے جنگلات، اور یہاں تک کہ صحراؤں اور چراگاہوں تک بھی بھیڑیے مختلف قسم کے قدرتی مسکنوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ انتہائی لچکدار جانور ہیں، جو مختلف آب و ہوا کے علاقوں میں زندہ رہنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اپنے قدرتی مسکن میں، بھیڑیے ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں کیونکہ یہ اپیکس شکاری ہیں۔ باوجود اس کے کہ ان کا ماحولیاتی کردار انتہائی اہم ہے، بھیڑیے انسان کی سرگرمیوں کے باعث متعدد خطرات کا شکار ہیں، جن میں رہائشی علاقے کی تباہی، شکار اور مویشیوں کی کاشتکاری کے ساتھ تصادم شامل ہیں۔ تحفظ کی کوششیں ان شاندار مخلوقات کو بچانے کے لیے ضروری ہیں تاکہ یہ جنگلی علاقوں میں آزادانہ طور پر چلتے رہیں جہاں یہ اپنے گھر سمجھتے ہیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

درست جواب کی نشان دہی کریں۔

1. **فاروق سرور صوبہ بلوچستان کے شہر میں پیدا ہوئے۔**
(A) چاغی (B) خضدار (C) کوئٹہ (D) زیارت

2. **فاروق سرور صاحب نے ایم انگلش کی ڈگری حاصل کی۔**
(A) بلوچستان یونیورسٹی سے (B) سندھ یونیورسٹی سے (C) کراچی یونیورسٹی سے (D) پنجاب یونیورسٹی سے

3. **فاروق سرور صاحب کو بچپن سے ہی بہت شوق تھا۔**
(A) کرکٹ کا (B) ہاکی کا (C) کہانی لکھنے کا (D) پڑھائی کا

4. **اکادمی ادبیات اسلام آباد کی طرف سے فاروق سرور صاحب کو دیا جا چکا ہے۔**
(A) اقبال ایوارڈ (B) لکھاری ایوارڈ (C) خوشحال خان خٹک ایوارڈ (D) نقد انعام

5. **فاروق سرور صاحب کا شامل کتاب افسانہ "بھیڑیا" ان کی کتاب سے مستعار ہے۔**
(A) ندی کی پیاس (B) دریا (C) ساگوان (D) مجرم

6. **جب میں اپنے ارد گرد دیکھتا ہوں تو میرے چاروں طرف بے شمار ہیں۔**
(A) بھیڑیے (B) درخت (C) لوگ (D) افراد

7. اس عجیب دخت کو اگر میں۔۔۔۔۔۔کار درخت کہوں تو بے جانہ ہو گا۔
(A) جادو کا (B) افسانے کا (C) سحر کا (D) نحوست کا

8. اگر میں بستر کے بارے میں سوچوں تو وہ میرے قریب بچھ جاتا۔
(A) کانٹوں کا (B) گدے کا (C) نرم گرم (D) چادر کا

9. جو چیز مجھے تڑپا رہی ہے وہ ہے۔۔۔۔
(A) بھوک (B) خوف (C) آزادی (D) نعمت

10. میں جب سو جاتا ہوں تو مجھے اکثر ڈراتے ہیں۔
(A) بھیڑیے (B) درندے (C) سانپ (D) خوفناک خواب

11. خوفناک خواب دیکھنے کے بعد میری کیفیت ایسی ہوتی ہے کہ میرا ہر انگ دکھ رہا ہوتا ہے اور مجھے کسی نے سخت مارا ہو۔
(A) تازیانے سے (B) ڈنڈے سے (C) چابک سے (D) تھپڑوں سے

12. میں اس انتظار میں ہوں کہ میرا بھیڑیا بھوک سے مر جائے۔ لیکن وہ پہلے سے زیادہ ہو جاتا ہے۔
(A) خوفناک (B) طاقتور (C) خطرناک (D) ظالم

13. اچانک درخت کے گھنے پتوں سے مجھے کسی کا احساس ہوتا ہے۔
(A) آنے کا (B) غرانے کا (C) ستانے کا (D) موجودگی کا

14. درخت پر ایک اجنبی نے خوف سے پناہ لے رکھی ہے۔
(A) بھیڑیے کے (B) شیر کے (C) سانپ کے (D) ہاتھی کے

15. ہم دونوں کے بھیڑیے اکثر اپنی جگہ بیٹھے رہتے۔
(A) خوفزدہ (B) پرسکون (C) خاموش (D) ہیبت ناک

16. دونوں بھیڑیوں کا یہ اچانک باؤلا پن ہمیں مزید دیتا۔
(A) خوفزدہ (B) ڈرا دیتا (C) ہیبت زدہ (D) پریشان

17. بھیڑیوں کی عجیب اور خاص بات یہ تھی کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے مکمل رہتے۔
(A) لاتعلق (B) پریشان (C) حیران (D) خوفزدہ

18. میرا ساتھی تو اپنی ہمت کی وجہ سے نیچے کود جاتا ہے مگر میں نہیں کر ایسا نہیں کر پاتا۔
(A) بزدلی کے باعث (B) خوف کے باعث (C) شرمندگی کے باعث (D) تکلیف کے باعث

19. پیشتر اس کے کہ میرے ساتھی کو بھیڑیا زمین پر گرائے۔ وہ اس کو مار ڈالتا ہے چھوٹی سی۔۔۔۔۔
(A) بندوق سے (B) شاخ سے (C) ڈنڈے سے (D) لکڑی سے

20. میرے ساتھی نے آزادی حاصل کر لی تھی۔
(A) ہمت سے (B) جذبے سے (C) ولولے سے (D) بہادری سے

21. میرے ساتھی کی آزادی حاصل کرنے کے بعد میرا بھیڑیا پہلے سے زیادہ ہو جاتا ہے۔
(A) خوفناک (B) خطرناک (C) وحشت ناک (D) پراسرار

.22 دن ہو یا رات میں مسلسل بھیڑیے کو دیتا ہوں۔

(A) گالیاں (B) آہ وزاریاں (C) بد دعائیں (D) جھڑکیاں

.23 میرا ساتھی مجھے کہتا ہے کہ تمہارا بھیڑیا تمہارا کچھ نہیں بگاڑے گا تم اسے آسانی سے مار سکتے ہو کیونکہ وہ ہے۔

(A) لاچار (B) بے بس (C) کمزور (D) افسردہ

.24 چند ایسی واقعات شروع ہو جاتے ہیں کہ مجھے یقین ہو جاتا ہے کہ میں بالآخر۔۔۔۔۔۔ جاؤں گا۔

(A) گر (B) مر (C) جل (D) بچ

.25 بھیڑیا تھوڑی دیر میں بڑا ہو جاتا ہے۔

(A) بیل جتنا (B) ہاتھی جتنا (C) سانڈ جتنا (D) شیر جتنا

.26 میں اپنے ارد گرد تمام چیزوں کو نظروں سے دیکھتا ہوں۔

(A) حسرت ناک (B) ہیبت ناک (C) پراسرار (D) الوداعی

.27 میں پھانسی چڑھنے والے مجرم کی طرح موت کو کہہ رہا ہوں۔

(A) خوش آمدید (B) الوداع (C) منحوس (D) خوبصورت

.28 میرا ساتھی کہتا ہے بھیڑیا یوں ہی ایک خوف ہے اصل میں ایک یہ ایک پہاڑ ہے جسے تم ٹھوکر سے راستے سے ہٹا سکتے ہو۔

(A) پتھر کا (B) چٹان کا (C) مٹی کا (D) رائی کا

.29 میں بھیڑیے کو نازک اور پتلی سی شاخ سے مارتا ہوں اور ہاتھی جیسا بھیڑیا نیچے گر جاتا ہے۔

(A) خوف سے (B) دھڑام سے (C) ڈر سے (D) درد سے

.30 کتنی حسین ہے آزادی کتنا خوبصورت ہے اس کا۔۔۔۔

(A) انداز (B) احساس (C) ولولہ (D) جوش

.31 جب میرا جوش کم ہوتا ہے تو اپنی میں اپنے ساتھی کی طرف دیکھتا ہوں تاکہ اس کا ادا کروں۔

(A) سپاس (B) تشکر (C) شکریہ (D) احسان

.32 میں ان سادہ اور معصوم لوگوں کی تو بڑھتا ہوں جو ناحق اپنی بھیڑیوں سے ہیں۔

(A) پریشان (B) خوفزدہ (C) ہیبت زدہ (D) افسردہ

.33 سبق بھیڑیا کی صنف نثر ہے

(A) خاکہ (B) افسانہ (C) ناول (D) ڈرامہ

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	C	2	D	3	B	4	B	5	A	6	B	7	A	8	C	9	C	10	D
11	C	12	B	13	D	14	A	15	C	16	B	17	A	18	A	19	B	20	A
21	A	22	C	23	C	24	B	25	A	26	D	27	A	28	D	29	B	30	B
31	C	32	B	33	B														